116

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۶ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش - ۲۸ شوال ۱۳۶۴ ھ - ۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج جمعہ کی نماز کے بعد کان اور داڑھ میں تیز درد ہو گئی۔ لیکن خدا کے فضل سے جلد رفع ہو گئی۔ درد کا دورہ پھر نہیں ہوا۔ البتہ ضعف ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود ناسازی طبع آج خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے کی طرح ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بندش پیشاب کی شکایت تا حال دور نہیں ہوئی۔ البتہ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے چنانچہ آج حضرت موصوف مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت نواب زادہ محمد عبد اللہ خان صاحب معہ اہل و عیال ڈلہوزی سے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و نواب زادہ خان محمد احمد خان صاحب شملہ سے تشریف لے آئے ہیں۔

مسٹر مارسن کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کی صداقت کا

انگلینڈ کے نہایت با اثر اور کثیر الاشاعت اخبار "ڈیلی میل" میں

مسٹر مارسن کو آج لیبر پارٹی میں سٹالن کی حیثیت حاصل ہے۔

مسٹر مارسن کے شاندار مستقبل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رویا پر اظہار اعتماد

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن سے بذریعہ تار الفضل کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

"اخبار گزٹ اینڈ برونیوز" اپنے پہلے صفحہ پر جلی حروف میں چھ سطری ہیڈنگ کے نیچے کہ "ہندوستان کا پیشگوئی کرنے والا ملہم لکھتا ہے کہ مارسن برطانیہ کا بہت بڑا آدمی ثابت ہو گا۔

ایک حیرت انگیز رؤیا"

لکھتا ہے۔ کہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب رؤیا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ مستقبل میں مارسن برطانیہ کی بہبودی کے لئے نہایت ہی دانا اور قابل ترین کام کرنے والا آدمی ثابت ہو گا۔ جماعت احمدیہ قادیان (ہندوستان) کے امام نے دیکھی ہے۔

مسٹر مارسن

اس اخبار نے حضور کا یہ رویا بیان کرتے ہوئے اس کی تعبیر بھی جو الفضل میں شائع کی گئی تھی درج کی اور پھر میرے خط کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اور رؤیا کا ذکر بھی کیا ہے۔

اس کے بعد شمس صاحب اسی تار میں اطلاع

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

کہ مسٹر گیری ایلیگن ممبر آف پارلیمنٹ نے بھی اخبار "ڈیلی میل" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ مارسین لیبر پارٹی میں **آج** سب سے زیادہ اثر رکھنے والا انسان ہے۔ وہ لیبر پارٹی کا سٹالن ہے۔ اس کو اپنے شاندار مستقبل کے متعلق متعجب نہ ہونا چاہیئے۔ وہ اس کو خوب جانتا ہے کیونکہ اس امر کا علم اُسے ایک رؤیا کے ذریعہ سے دیا گیا ہے۔ اسکے بعد اس رؤیا کی تشریح کرتے ہوئے مسٹر گیری ایلیگن ممبر پارلیمنٹ نے میرے خط کے ایک حصہ کو نقل کرتے ہوئے جسمیں مَیں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خواب کی اطلاع مسٹر مارتین کو دی تھی لکھتے ہیں۔ بہرحال ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اس رؤیا میں یہ بات قبل از وقت بتلادی گئی ہے۔ کہ مارتین نامی ایک مدبر اور سیاستدان کے حسن تدبیر کی وجہ سے برطانیہ کا مستقبل ایک کامیاب مستقبل ہوگا۔

دعائیں اور استغفار کریں

(۱) آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

(۲) اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندہ دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیف برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جو اس کی قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا۔ برباد کرگیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے حضور بہت استغفار کرنی چاہیئے۔ اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے۔ اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳) اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ داری زیادہ تر آپ پر ہی ہے۔ سلسلہ کی ذمہ داری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔

(۴) میں امید رکھتا ہوں۔ کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔"

اگر آپ نے ترجمۃ القرآن کا چندہ دینا ہے۔ اور گیارھویں سال کا بقیہ یا دفتر دوم کے سال اول کا دے لیا ہے۔ تو یاد رہے ترجمۃ القرآن کی رقم ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک مرکز میں صد فی صدی پہنچ جانا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ یہ آخری میعاد ہے۔ اگر آپ نے گیارھویں سال کا چندہ یا دفتر دوم کے سال اول کا چندہ دینا ہے۔ ترجمۃ القرآن دے چکے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہے کہ اگرچہ ۳۰ نومبر وعدہ کی آخری میعاد ہے۔ لیکن بیرون ہند میں مبلغین کے جانے کے سبب روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ آپ اس لئے آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ جس قدر جلدی ممکن ہو داخل فرمائیں۔ تا آپ اداکرنیوالوں میں آخری آدمی نہ ہوں۔

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات بار بار پڑھیں جن جماعتوں نے غلہ فنڈ کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ توجہ فرماکر حصہ باری کی رقم ارسال کردیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

فوج سے ڈسچارج ہوکر گھروں کو آنے والے نوجوانوں کے نام

قادیان ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ان فوجی نوجوانوں سے جو کہ ڈسچارج ہوکر گھروں کو عنقریب آنیوالے ہیں۔ اور ان نوجوانوں سے جو اب جوان ہوکر کوئی کاروبار کرنے والے ہیں۔ مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس رنگ میں وقف کریں کہ دفتر تحریک جدید جہاں ان کو کسی تجارت یا صنعت کے کام پر لگائیگا۔ وہ وہاں ہی کام کریں گے۔ اور جو تجارت یا صنعت بھی وہ کریں گے دفتر تحریک کی ہدایات کے ماتحت کرینگے۔

حضرت اقدس نے اپنے خطبہ میں یہ بھی فرمایا۔ کہ اس طرح وقف کرنے والے نوجوان کم ازکم پانچ ہزار ہونے چاہئیں۔ نیز حضور نے فرمایا۔ اس طرح اپنے آپ کو وقف کرنے والے جو نوجوان ہونگے۔ کوشش ان کی ہوگی۔ مال ان کا اپنا ہوگا۔ دفتر تحریک ان کی اخلاقی اور مادی لحاظ سے جہاں تک ہوگا۔ پوری پوری مدد کریگا۔

حضور اقدس نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اس طرح ہمارے پاس پانچ ہزار ایسے مبلغ ہوجائینگے۔ جو ایک طرف تو تاجر اور صناع ہونگے اور دوسری طرف وہ ہندوستان کے ہر گوشے میں سلسلہ کی آواز پہنچانے والے ہونگے۔ حضور نے دوسرے تاجروں کو بھی جلد از جلد منظم ہو جانے کی تحریک فرمائی۔

خواجہ عبدالکریم کمرشل سکرٹری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر

سب سے پہلے لبیک کہنے والے صاحب

قادیان ۵ اکتوبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج خطبہ جمعہ میں احمدی نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ یہ صاحب اس آواز پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے ہیں۔ جنہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا۔

سیدنا مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور اقدس کی آواز پر خاکسار فضل حق بوٹ میکر حلقہ مسجد مبارک اپنے آپ کو اس رنگ میں وقف کرتا ہے۔ کہ جہاں دفتر تحریک جدید مجھے تجارت یا صنعت کے لئے کام پر لگائیگا۔ یا جہاں بھجوائیگا۔ وہاں پر وہی کام کرونگا۔ حضور اقدس میرے اس وقف کو قبول فرمائیں۔

اس پر حضور نے رقم فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء یہ صاحب اس آواز پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس اولیت کا دائمی انعام بخشے اور دوسرے نوجوانوں کو توفیق بخشے کہ ان کے نقش قدم پر چل کر پانچ ہزار کی تعداد جلدی پوری کریں۔

تبلیغی خط وکتابت کی اہمیت

ہمارے مبلغ اور مخلص احمدی احباب عموماً تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ جلسے منعقد کرتے ہیں۔ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر ان باتوں کا اثر نہیں ہوتا وجہ یہ ہے کہ تعلق سی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس بات کے اظہار تک ان کی ہمت ختم ہوجاتی ہے۔ کہ احمدیت اچھی ہے۔ نظام عمدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن لگاؤ اور تعلق قائم کرنے سے گھبراجاتے ہیں۔ تبلیغی خط وکتابت غیروں کو اپنانے میں اور بیگانوں میں یگانگت پیدا کرنے میں خاص اثر رکھتی ہے۔ دوستانہ خط وکتابت عموماً خوشگوار اور ایک تعلق پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ پس احباب کرام کو چاہیئے کہ وہ تبلیغی خط وکتابت کے لئے اپنے ... نام پیش کریں تاہم ان کو کچھ نام بھیج سکیں۔ جن سے وہ تبلیغی خط وکتابت جاری کریں ممکن ہے اس ذریعہ سے ہی آپ بہتوں کی ہدایت کا موجب بن جائیں۔ پس جا... تبلیغی خط وکتابت کے لئے بھجوادیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت اہم تقریر

قرآن کریم کے سمجھنے کے متعلق نہایت اہم باتیں

(۴)

مرتبہ: عبد الکریم صاحب

اب میں آپ لوگوں کو مختصر الفاظ میں کچھ ایسی باتیں بتاتا ہوں۔ جو قرآن کریم کے سمجھنے کے متعلق ہیں۔ جب آپ قرآن شریف پڑھینگے تو وہ باتیں جو استاد آپ کے کانوں میں ڈالیں گے۔ اگر آپ ان کو یاد رکھیں گے۔ تو آپ کی حیثیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقولہ کے مطابق صرف ایسی ہوگی۔ جیسے ایک زمین پر پانی پڑتا ہے۔ اور وہ اسے محفوظ رکھتی ہے۔ دوسرے لوگ اس سے آکر پانی پیتے ہیں۔ یا پانی لے جاتے ہیں۔ یہ درمیانہ درجہ کے لوگ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

علم کے لحاظ سے تین قسم کے لوگ

ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کی مثال اس زمین کی سی ہوتی ہے۔ جو ڈھلوان ہوتی ہے اور سخت بھی جس پر پانی ٹھہرتا ہی نہیں۔ ایک زمین ایسی ہوتی ہے۔ جو نشیب میں ہوتی ہے اس پر پانی پڑتا ہے۔ اور جمع ہو جاتا ہے۔ لیکن پانی تہ میں نہیں جاتا۔ وہ زمین پانی نہیں پیتی۔ لیکن چارپائے آتے اور پیتے ہیں تیسری مثال ایسی زمین کی ہے۔ جو عمدہ قسم کی ہوتی ہے۔ جس میں روئیدگی اگانے کی طاقت ہے۔ اس میں ڈھلوان نہیں۔ کہ پانی بہہ جائے۔ اور وہ کنکریلی نہیں۔ کہ پانی جذب نہ کر سکے۔ بلکہ جب آسمان سے بارش ہوتی ہے تو وہ اس پانی کو جذب کر لیتی ہے پیتی ہے پھر سبزہ اگاتی ہے۔ پھل پھول اور اناج اگاتی ہے۔ دوسرے لوگ آتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انسان اس سے پھل کھاتا ہے۔ اور اناج حاصل کرتا ہے۔ جانور اس سے چارہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ زمین آپ بھی پانی پیتی ہے۔ اور دوسروں کو بھی پلاتی ہے۔ یہی

تین حالتیں انسان کی

ہیں۔ ایک عالم ایسے ہوتے ہیں۔ جو علم کو حاصل کرتے ہیں۔ اور حاصل کرکے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ ان کی مثال اس زمین کی ہے۔ جو پانی پیتی ہے۔ اور روئیدگی اگاتی ہے آپ بھی فائدہ حاصل کرتی ہے۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ ایک ایسے عالم ہوتے ہیں۔ جو علم حاصل کرتے ہیں۔ اور اسے اسی شکل میں محفوظ رکھتے ہیں۔ وہ عالم تو ہوتے ہیں۔ لیکن بے عمل۔ خدا اور رسول کی باتیں تو لوگوں کو بتاتے ہیں۔ لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتے۔ ان کی مثال ایسی نشیب زمین کی ہے جو پانی جمع کر لیتی ہے۔ اسے خود تو پیتی نہیں۔ لیکن دوسروں کو پلا دیتی ہے تیسری قسم کے عالموں کی مثال ڈھلوان زمین کی ہے۔ وہ علم حاصل کرتے ہیں لیکن اس کو یاد نہیں رکھتے۔ وہ نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جیسا کہ ڈھلوان کنکریلی زمین سے پانی بہہ جاتا ہے۔ اسی طرح ان پر سے علم گذر جاتا ہے۔ لیکن اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس اگر آپ لوگوں نے جو پڑھا ہے اس کو بھلا دیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ لوگوں کی مثال یہ بتائی ہے۔ کہ جیسے کنکریلی ڈھلوان زمین۔ جس نے نہ آپ پانی پیا۔ اور نہ دوسروں کو پلایا۔ اگر آپ نے قرآن شریف کی باتیں سنیں۔ اور لوگوں کو جاکر سمجھائیں۔ لیکن خود ان پر عمل نہ کیا۔ تو آپ کی مثال اس جوہڑ کی سی ہوگی جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ خود اس میں سے پانی نہیں پیتا۔ ہاں لوگوں کو پلا دیتا ہے۔ لیکن اگر آپ نے قرآن شریف کی باتیں سنیں۔ اور ان پر عمل کیا۔ اور دوسروں کو بھی قرآن شریف پڑھایا۔ اور سمجھایا۔ تو آپ کی مثال ایسی اچھی زمین کی ہوگی۔ جو خود پانی پیتی ہے۔ اور دوسروں کو گھاس، چارہ پھل اور پھول دیتی ہے۔ اور بنی نوع انسان اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ یہی وہ زمین ہے جس کے لئے زمیندار خواہش کرتے ہیں۔ اور جس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ایک خواہش کرتا ہے۔ راجپوتانہ کے علاقہ میں ہزار ہا میل کے میدان۔ بیابان پڑے ہیں۔

لیکن کوئی شخص ان کے لئے خوشی سے ایک پیسہ دینے کی بھی خواہش نہیں رکھتا۔ لیکن لائل پور اور سرگودہا کے علاقوں میں ۲۵-۲۵ ہزار روپے دے کر ایک مربع زمین خریدتے ہیں۔ نیلامی میں تو یہاں تک مول پڑتا ہے۔ کہ ایک دوست نے مجھے بتایا۔ کہ لوگوں نے ایک جگہ پانچ ایکڑ زمین کی ایک لاکھ کئی ہزار بولی دی۔ تو اچھی زمین ہی کی قیمت ہوتی ہے۔ پس

اگر آپ قیمتی وجود بننا چاہتے ہیں

تو آپ اس پڑھے ہوئے پر عمل کریں۔ اور جو کچھ یہاں سے سبق حاصل کرکے جائیں۔ اس کو خود بھی استعمال کریں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ میں

ایک اور بات

بیان کرتا ہوں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تردید نہیں کرتی۔ بلکہ تائید کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو زمین کی مثال دی تھی۔ اس سے ہمیں ایک اور سبق ملتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک زمین ایسی ہوتی ہے جو پانی جذب کرتی ہے اور پانی ہی اگلتی ہے۔ ایک زمین ایسی ہوتی ہے جو پانی جذب کرتی ہے۔ لیکن پانی نہیں نکالتی بلکہ اس کی بجائے انگور۔ انار۔ آم۔ گندم۔ کپاس۔ گھاس چارہ وغیرہ نکالتی ہے۔ اسی طرح اگر آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سے پڑھا وہی واپس جاکر پڑھایا۔ تو آپ کی مثال ایسی زمین کی ہوگی۔ جو پانی پیتی ہے۔ اور پانی نکال دیتی ہے۔ لیکن اگر آپ دوسری مثال کے مصداق بننا چاہتے ہیں۔ تو آپ میں یہ قابلیت پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ آپ کو استاد جو باتیں بتلائیں ان میں تغیر و تبدل کرکے

ایک نئی صورت میں

دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اگر آپ کو صرف وہی نکتے یاد رہتے ہیں۔ جو استاد نے بتائے ہیں۔ تو آپ ہرگز اس مثال کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ان باتوں نے آپ کے دل میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور آپ کے جذبات میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور آپ میں غور کرنے کی عادت پیدا ہو گئی ہے۔ اور آپ کے اندر ایسا تقوےٰ پیدا ہو گیا ہے۔ جس سے آپ پر

قرآن شریف کے معارف

کھل جاتے ہیں۔ تو آپ کی مثال اس زمین کی سی ہوگی۔ جو پانی پیتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں پھل پھول نکالتی ہے۔ پس آپ لوگ اس زمین کی طرح نہ ہوں جو پانی کے بدلے پانی نکال دیتی ہے۔ بلکہ اس زمین کی طرح ہوں جو پانی پی کر اس کے نتیجہ میں گھاس چارہ اور پھل اور پھول پیش کرتی ہے۔ تو جب تک آپ میں یہ قابلیتیں پیدا نہ ہو جائیں کہ جو باتیں آپ مدرس سے سنتے ہیں۔ ان کو بدل نہ ڈالیں۔ اور چارے کی شکل میں پھل پھول کی شکل میں اور غلے کی شکل میں تبدیل کرکے پیش نہ کریں۔ اس وقت تک آپ پوری طرح اس حدیث کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ جو انسان بھی علم ایسی صورت میں حاصل کرتا ہے کہ اپنے استاد کی بتائی ہوئی باتوں کو اسی شکل میں رہنے دیتا ہے۔ وہ

جہالت اور بے وقوفی کا مرتکب

ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں لطیفہ مشہور ہے۔ کہ کسی بادشاہ نے اپنے بیٹے کو کسی عالم کے پاس بٹھایا جسے ہر قسم کے علوم۔ علم نجوم اور علم ہیئت وغیرہ آتے تھے۔ اور اسے کہا کہ اس کو

تمام علوم میں ماہر

کر دو۔ جب وہ علوم سیکھ چکا۔ تو بادشاہ نے کہا میں اس کا علم نجوم میں امتحان لیتا ہوں۔ اس نے اپنی مٹھی میں انگوٹھی کا ایک نگینہ پکڑ لیا۔ اور اپنے بیٹے سے پوچھا بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ اس نے حساب لگا کر کہا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں چکی کا پاٹ ہے۔ بادشاہ اس کے استاد پر بڑا ناراض ہوا۔ اور کہا کہ تم نے میرے لڑکے کو کیا پڑھایا ہے۔ عالم نے کہا۔ حضور میں نے جو پڑھایا ہے ٹھیک ہے میں نے اسے ایسا طریقہ بتایا تھا جس سے پتہ لگ جائے۔ کہ آپ کے ہاتھ میں کوئی پتھر کی چیز ہے۔ سو اس نے یہ بات معلوم کر لی۔ مگر میں آپ کے لڑکے کے دماغ میں تو بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ کہ اسے عقل بھی دیتا جاؤں۔ آپ کے بیٹے کے

دماغ میں اتنی عقل ہی نہیں

کہ وہ معلوم کر سکے۔ کہ مٹھی میں چکی کے پاٹ کا پتھر نہیں آ سکتا۔ مٹھی میں تو نگینہ ہی آئے گا۔ پس یہ نہ ہو۔ کہ آپ لوگ اس قسم کی جہالت کے مرتکب ہوں۔ اور

جو علم یہاں سے لیکر جائیں اسے اسی طرح لفظاً لفظاً دہرانے لگ جائیں۔ اور یہ نہ دیکھیں کہ دوسرا کس صورت میں اعتراض کر رہا ہے۔ اور ہم جواب کیا دے رہے ہیں۔ وہ آپ کے مقابل پر ایک نیا اعتراض پیش کر رہا ہے۔ لیکن آپ ہیں کہ استاد کی بات ہی دہراتے چلے جاتے ہیں۔ صرف میاں مٹھو کہنا جانتے ہیں اور کچھ بھی نہیں جانتے۔ پس آپ میں یہ قابلیت پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ آپ نے جو قرآن شریف کی باتیں سنی ہیں۔ ان کے نئے معنے استنباط کر کے دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ میرا خیال تھا کہ میں اس سلسلہ میں بعض ہدایات دوں۔ لیکن اب وقت نہیں رہا۔ دوسرے گلے کی خرابی کی وجہ سے بھی میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ لیکن میں نے اپنی بعض کتابوں میں

قرآن شریف کی تفسیر کے اصول

لکھے ہیں۔ اُن کو پڑھیں اور ان پر غور کریں۔ اور اُن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایک گر میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ کبھی اور کبھی بھی اپنے

دشمنوں کی بات کو مروڑنے کی عادت

نہ ڈالو۔ جو دشمن کی بات کو مروڑتے ہیں۔ وہ دشمن کی بات کو نہیں مروڑتے۔ بلکہ وہ اپنی عقل کو مروڑتے ہیں۔ میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ دشمن کی باتوں کو مضحکہ خیز بنا کر پیش کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر خود ہنستے ہیں اور دوسروں کو بھی ہنساتے ہیں بظاہر وہ اس کا مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً وہ اس کا مذاق نہیں اڑا رہے ہوتے بلکہ اپنے خود ساختہ خیالات کا مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا دماغ علم حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ دشمن کے اعتراضوں کو توڑ مروڑتے ہیں۔ اور اپنے مطلب کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ اور مصنوعی باتوں سے نقصان کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ اور اس پر بڑے خوش ہوتے ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ لکھ لکھ کر بڑے خوش ہوتے تھے۔ کہ مرزا غلام احمد تو مضمون نگار ہے۔ اور حکیم نور الدین ایک طبیب ہے۔ ہاں یہ مان لیتا ہوں کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی کچھ علمیت رکھتے ہیں۔ اور پھر اس پر بڑے خوش ہوتے تھے کہ میں نے بڑا تیر مارا ہے۔ لیکن اب مرنے کے بعد ان کو کون یاد کرتا ہے۔ مگر یہاں خدا تعالیٰ ہر گھر۔ ہر گاؤں اور ہر ملک سے لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لا رہا ہے۔ اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے قدموں میں ڈال رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے آپ کے پاس ایک شخص بیمار ہو کر آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلوک کو دیکھ کر یہیں رہ پڑا۔ وہ ایسا بیوقوف تھا۔ کہ مٹی کا تیل کھانے میں ڈال کر کھا جاتا تھا اور کہتا تھا۔ کہ چکنائی ہی کھانی ہے۔ کوئی دوسرا تیل نہ کھایا یہ کھا لیا۔ اس وقت یہاں تار گھر نہیں ہوتا تھا۔ تار دینے کے لئے آدمی بٹالے جاتے تھے۔ یہ بھی تار دینے کے لئے بٹالے جاتا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی روزانہ سٹیشن پر جاتے تھے۔ اور لوگوں کو قادیان آنے سے روکتے تھے ممکن ہے شاذو نادر بعض لوگوں کو ورغلا کر واپس بھیجدینے میں کامیاب ہو جاتے ہونگے۔ وہ لوگوں سے کہتے تھے کہ میں یہاں کا رہنے والا ہوں۔ مرزا صاحب کو خوب جانتا ہوں آپ وہاں نہ جائیں۔ ایک دن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو سٹیشن پر کوئی بھی آدمی نہ ملا۔ مذکورہ بالا شخص کو جس کا نام پیرا تھا۔ اور جو تار دینے بٹالہ گیا تھا۔ انہوں نے دیکھ لیا اور اس کو تبلیغ کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اسے جا کر کہا تجھ پر کیا مار پڑی ہے کہ تو مرزا صاحب کے قابو آگیا ہے۔ تو نے آخر وہاں کیا دیکھا ہے۔ اس نے یہ واقعہ خود آکر قادیان سنایا اور بتایا کہ پہلے میں حیران ہوا۔ کہ کیا کہوں مجھے آتا تو کچھ ہے نہیں۔ اور حقیقتاً وہ تھا بھی جاہل۔ اور احمدیت سے بالکل ناواقف۔ چونکہ اس کے رشتہ داروں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اور بیماری میں اس کا علاج نہیں کرایا تھا۔ اس لئے وہ ان کو چھوڑ کر قادیان میں ہی رہ گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا علاج کیا۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن سلوک کو دیکھ کر یہیں رہ پڑا۔ مگر باوجود جاہل ہونے کے اس کی فطرت نے اسے جواب سمجھا دیا۔ چنانچہ اس کے اپنے بیان کے مطابق مولوی صاحب کو یہ جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب میں تو اَن پڑھ ہوں، اور مجھے کچھ نہیں آتا۔ مگر ایک بات میں دیکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ مرزا صاحب اپنے گھر سے نہیں نکلتے۔ لوگ اطلاع کرواتے ہیں۔ بعض اوقات کسی مجبوری کی وجہ سے مرزا صاحب دیر تک باہر نہیں آتے اور کہلا بھیجتے ہیں کہ طبیعت اچھی نہیں اس وقت نہیں آسکتے اور گو ملنے والے بڑے بڑے آدمی ہوتے ہیں۔ لیکن چپ کر کے دروازے کے آگے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور اگر مصافحہ ہو جاتا ہے۔ تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ بڑا کام ہو گیا۔ مگر مولوی صاحب میں اکثر بٹالہ آتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ سٹیشن پر آتے ہیں اور لوگوں کو ورغلاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی لوگ آپ کی نہیں مانتے اور مرزا صاحب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اور پھر کہا کہ مولوی صاحب آپ کی تو جوتیاں بھی اس کام میں گھس گئی ہونگی۔ مگر سنتا کوئی نہیں آخر کچھ تو مرزا صاحب میں بات ہو گی جو ایسا ہو رہا ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جس پر نازل ہوتا ہے۔ بعض اوقات لوگ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض

ہوتا دیکھ کر اس کو الٹنے لگ جاتے ہیں یا بعض اوقات غصے میں آجاتے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب بھی کوئی آدمی آکر کوئی سوال کرتا۔ تو آپ اس کا صحیح جواب دیتے۔ اور کوئی ایچ پیچ نہ کرتے۔ خواہ دشمنوں کو اس سے ہنسی کا موقع مل جاتا۔ میرے پاس بھی ایک دفعہ

دو مولوی دیوبند کے

آئے۔ اُن کو پتہ تھا کہ میں کسی مدرسہ میں نہیں پڑھا ہوا۔ میں اس وقت لاہور میں دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے آتے ہی سوال کیا۔ آپ نے کیا پڑھا ہوا ہے؟ میں نے کہا میں نے آپ کی تعریفِ علم کے مطابق کچھ نہیں پڑھا۔ وہ کہنے لگے آخر کسی مدرسے میں کچھ تو پڑھا ہوگا۔ میں نے کہا میں نے کسی مدرسے میں کچھ نہیں پڑھا۔ تو وہ کہنے لگے۔ آپ نے کسی عربی کے مدرسے میں علوم اسلامی حاصل نہیں کئے۔ میں نے کہا نہیں، بالکل نہیں وہ کہنے لگے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ علوم اسلامی سے کورے ہیں۔ میں نے مسکرا کر کہا بالکل نہیں۔ اس وقت اس کے ساتھ جو دوسرا مولوی آیا تھا۔ وہ بھی پہلے تو اعتراض میں شریک تھا۔ لیکن اس نے جب میرے چہرے پر نظر ڈالی تو مجھے مسکراتا دیکھ کر چپ نہ رہ سکا۔ اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا۔ اُن کا مطلب اس سے کچھ اور ہے۔ اس کے ساتھی نے کہا۔ اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ واضح بات ہے اس پر دوسرے مولوی نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ آخر اسلام کے مبلغ ہیں۔ آپ کو اسلام کی کچھ تو واقفیت ہوگی۔ میں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس مکتبہ سے علم حاصل کیا تھا۔ اسی سے میں نے کیا ہے۔ اور وہی کتاب میں نے پڑھی ہے میں دیوبند میں نہیں پڑھا۔ مگر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدرسہ میں پڑھا ہوں

بے شک میں آپ کے علم کے لحاظ سے بڑا جاہل ہوں۔ جس طرح آپ جاہل ہیں میرے علم کے لحاظ سے۔ میرے اس جواب سے اُن پر ایسی اوس پڑ گئی۔ کہ پھر نہیں بول سکے۔ تو جب کوئی آپ پر اعتراض کرے یا کوئی سوال پوچھے تو اس کا صحیح جواب دینا چاہیئے۔ اس کو موڑنا توڑنا نہیں چاہیئے۔ ہماری جماعت کے بعض دوست بعض اوقات

دشمن کو شرمندہ کرنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو علم میں نے سیکھا ہے۔ اسکا معتد بہ حصہ مجھے اسی طرح آیا ہے۔ کہ جب کبھی بھی کوئی دشمن قرآن شریف پر کوئی اعتراض کرتا ہے۔ میں اس کے اعتراض کو اور زیادہ مضبوط کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ اس کو بیان نہ کر سکا ہو۔ کیونکہ بعض اوقات کچھ باتیں بیان کرتے ہوئے نظر انداز ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے شاید کچھ حصہ نظر انداز ہو گیا ہو تو میں اعتراض کو مضبوط کر کے پھر اس پر غور کرتا ہوں۔ اور جب خدا تعالیٰ مجھے اسکا جواب سمجھاتا ہے تو وہ مکمل جواب ہوتا ہے۔ اور جب میں کسی اعتراض کا جواب دیتا ہوں۔ تو وہ اسکی تسلی سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اور اسمیں اسکے اعتراض سے بھی زیادہ مواد موجود ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم ہنسیں اور تمسخر میں اسکے اعتراض کو اڑانے کی کوشش کریں تو ظاہر ہے کہ ہمارا جواب دشمن کے اعتراض کے بعض پہلوؤں پر روشنی نہیں ڈالیگا۔ اور یقیناً خود کمزور رہوگا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

118

اور ساری حقیقت پر مشتمل نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے اعتراض کرنے والے کے دل میں بھی شکوک باقی رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف پر جتنے اعتراضات میں نے اپنے ذہن میں کئے ہیں۔ شاید اتنے اعتراضات سارے مخالف اسلام مصنفین نے بھی نہ کئے ہونگے۔ چونکہ میں نے

قرآن شریف کے مضامین کو حل کرنے کیلئے

بے دردی سے اعتراضات کئے۔ اس لئے اس کی حقیقت بھی مجھ پر زیادہ کھلی۔ اور جیسے ڈاکٹر جب پیٹ کی کسی بیماری کی وجہ سے اپنے بچہ کا اپریشن کرتا ہے۔ اور اس کا پیٹ پھاڑ دیتا ہے۔ تو وہ اس کا دشمن نہیں کہلاتا۔ کیونکہ وہ خدمت کر رہا ہوتا ہے۔ اور خارجی مواد کو نکال کر صحت کو درست کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب کبھی کوئی شخص قرآن شریف پر کوئی اعتراض اس لئے کرتا ہے۔ کہ ہے تو یہ

خدا تعالےٰ کی کتاب

غلطی اس میں نہ نکلیگی۔ میری عقل میں نکلیگی۔ میں تو اس کے پوشیدہ معارف سمجھنا چاہتا ہوں۔ میں اس میں جتنا بھی گہرا جاؤنگا۔ اتنی ہی اچھی چیز ملے گی۔ اور میں مایوس واپس نہیں آؤنگا۔ تو وہ ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ جب آپ

قرآن شریف پر اعتراض

کریں۔ تو اللہ تعالےٰ پر توکل ہو۔ اور یہ خیال ہو کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور ساتھ ہی یہ دعا بھی مانگیں۔ کہ یا اللہ یہ اعتراض ہمارے لئے ٹھوکر کا موجب نہ ہو جائے۔ اس کے ماتحت جب کبھی بھی میں نے غور کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی باتیں سمجھائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور علم غیب پر مشتمل ہے۔ پس اعتراض کے وقت آپ کو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کہ قرآن شریف پر اعتراض ہوگا۔ تو کیا بنے گا۔ اگر آپ ڈریں گے۔ تو یہ ایسی ہی جہالت ہوگی۔ جیسی بچے بعض دفعہ کر بیٹھتے ہیں۔ مجھے بھی اپنے

بچپن کی ایک جہالت

یاد ہے۔ جب میں چھوٹا بچہ تھا۔ تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بعض دشمن آتے اور آپ پر اعتراض کرتے تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت سادگی سے بات کرتے تھے بعض دفعہ مجھے یہ وہم ہوتا تھا۔ شاید آپ اس شخص کی چالاکی کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ مگر جب دشمن مخالفت میں بڑھتا جاتا۔ تو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی

آسمانی طاقت

نے آپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور آپ اس شان سے جواب دیتے۔ کہ مجلس پر سناٹا چھا جاتا تھا۔ ایسی ہی بے وقوفی ان لوگوں کی ہے۔ جو اس وقت کہ جب کوئی شخص قرآن شریف پر اعتراض کرے۔ تو کہتے ہیں چپ ہو جاؤ۔ ورنہ تمہارا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ فضول بات ہے۔

چاہیئے تو یہ

کہ قرآن شریف پر جو اعتراض ہوں۔ ان کے جوابات ایسے دیئے جاویں۔ کہ دشمن بھی ان کی صداقت کو مان جائے۔ نہ یہ کہ اعتراض کرنے والے کو اعتراض کرنے سے منع کر دیا جائے۔ اور شکوک کو اس کے دل میں ہی رہنے دیا جائے۔ مجھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بات

خوب یاد ہے۔ میں نے کئی دفعہ اپنے کانوں سے وہ بات آپ کے منہ سے سنی ہے۔ آپ فرمایا کرتے۔ کہ اگر دنیا میں سارے ابو بکرؓ جیسے لوگ ہوتے۔ تو اتنے بڑے قرآن شریف کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف بسم اللہ کی "ب" کافی تھی۔ قرآن کریم کا اتنا پر معارف کلام جو نازل ہوا ہے۔ یہ ابوجہل کی وجہ سے ہے۔ اگر ابوجہل جیسے انسان نہ ہوتے۔ تو

اتنے مفصل قرآن شریف کی ضرورت

نہ تھی۔ غرض قرآن کریم تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس پر جتنے اعتراضات ہوں گے۔ اتنی ہی اس کلام کی خوبیاں ظاہر ہوں گی۔ پس یہ ڈر کہ اعتراض مضبوط ہوگا۔ تو اس کا جواب کس طرح دیا جائیگا

ایک شیطانی وسوسہ

ہے۔ کیا خدا کے کلام نے ہمارے ایمان کی حفاظت کرنی ہے۔ یا ہم نے خدا کے کلام کی حفاظت کرنی ہے۔ وہ کلام جس کو اپنے بچاؤ کے لئے انسان کی ضرورت ہے۔ وہ جھوٹا کلام ہے۔ اور چھوڑ دینے کے لائق۔ ہمارے کام کا نہیں۔ ہمارے کام کا وہی قرآن شریف ہے۔ جس کی حفاظت کے لئے کسی انسان کی ضرورت نہ ہو بلکہ اس کا محافظ خدا ہو۔ اور اس پر جو اعتراض ہو۔ وہ خود اس کو دور کرے۔ اور اپنی عظمت آپ ظاہر کرے۔ ہمارا قرآن کریم ایسا ہی ہے۔ ہاں ہمیں یہ ضرور چاہیئے۔ کہ نہ اعتراض کو اسکی حقیقت سے چھوٹا کریں۔ اور نہ ہی حقیقت سے باہر جا کر بڑا بنا دیں۔ بلکہ ہمیں چاہیئے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے جو

موازنہ کی طاقت

دی ہے۔ اس سے کام لیں۔ اگر موازنہ میں غلطی کرو گے۔ اور اعتراض کو اسکی عقلی حدود سے بڑھا دو گے۔ تو ضرور تمہارے دل پر زنگ لگ جائے گا۔ اور اگر اعتراض کو بلاوجہ کم کرو گے۔ تو تمہارے دماغ کو زنگ لگ جائے گا۔ اور اگر بے دلیل اعتراض بنا دو گے تو تمہاری روحانیت کو زنگ لگ جائے گا۔ درمیان میں جو پل صراط کا راستہ ہے۔ اس پر چل کر ہی تم کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہو۔ اور قرآنی علوم کو حاصل کر سکتے ہو۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اس نکتہ کو یاد رکھیں۔ اور اس پر عمل کر کے قرآن کریم کی تفسیر سیکھیں۔ اور اس کے علوم حاصل کریں۔ اور اس علم کو بڑھائیں۔ اگر آپ وہی باتیں بیان کرینگے۔ جو آپ نے اپنے استاد سے سنی ہیں۔ تو آپ کی مثال اس زمین کی سی ہو گی۔ جو پانی پی کر پانی اگل دیتی ہے۔ لیکن اگر آپ ان باتوں کو جو آپ نے اپنے استاد سے سنی ہیں۔ ضرورت کے مطابق ایک نئی شکل دینے میں کامیاب ہوں گے۔ تو آپ کی مثال اس زمین کی سی ہو گی۔ جو پانی پیتی ہے۔ اور اس کے بعد سبزیاں نکالتی ہے۔ پس میں اس نصیحت کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ اور

دعا

کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ پر بھی اور دوسر لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں ان پر بھی اپنے فضل نازل کرے۔ قرآن شریف کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ بھی توفیق عطا فرمائے۔ کہ آپ اس کو سمجھ کر ہر نئے اعتراض کے وقت ایک نئے علم کو دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ نادان کہتے ہیں کہ

کسی نئی بات کی کیا ضرورت ہے

اگر اسکی ضرورت تھی۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اس کا علم نہیں تھا۔ کیا وہ اسے بیان نہیں کر سکتے تھے۔ نادان نہیں جانتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے کلام کا پانی لے کر آئے۔ اور جس طرح زمین پانی پیتی ہے۔ اور سبزیاں بنا کر اسے اگل دیتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام کے مفہوم کو نیک انسان ہمیشہ وقت کی ضرورت کے مطابق ایک نئی شکل میں پیش کرتے رہینگے۔ ہاں اس تعلیم کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ جس طرح پانی زمین میں جذب ہوتا ہے۔ اور جذب ہو کر زمین میں سے سبزیاں نکالتا ہے۔ اور اس سے پانی ہی کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے مجمل الفاظ کا انسانی دماغ میں داخل ہو کر اس میں سے نئے علوم کا پیدا ہونا قرآن کریم ہی کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ آپ لوگوں کو پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی توفیق عطا فرماوے۔ کہ وہ قرآن شریف کے علوم حاصل کریں۔ اور ہماری جماعت میں قرآن شریف کو اس طرح قائم کر دیں۔ کہ اسکی جڑوں کو کوئی اکھیڑ نہ سکے۔ اور ہمارے بعد ہماری اولادوں کو بھی توفیق عطا فرماوے کہ

قرآنی علوم حاصل کریں

اور دنیا میں پھیلائیں۔ اور اس سلسلہ کو اس قدر وسیع کرتے چلے جائیں۔ جس طرح پرانے زمانہ میں فقیہہ بیٹھتے تھے جیسے حضرت امام مالک۔ تو پانچ پانچ ہزار آدمی درس میں موجود ہوتے تھے۔ اسی طرح ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ قرآن شریف پڑھنے اور پڑھانے والوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کر دے۔ کہ معلمین قرآن کا پڑھانا اور متعلمین درسوں میں جانا

ایک مصیبت اور چٹی

نہ سمجھیں۔ بلکہ پروانوں کی طرح وہاں جمع ہوں۔ اور اسی طرح ہوتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ ہم اور ہماری اولادیں اور ان کی اولادوں کی اولادیں ایک زمانہ دراز تک خدا تعالےٰ کی حکومت کے ماتحت اس کے کلام کو سیکھتے اور سکھاتے ہوئے اس طرح ہنستے ہوئے اور خوشی کے ساتھ اچھلتے ہوئے چلتے چلے جائیں۔ گویا ہماری زندگی کی لذت اسی میں محصور ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے پتہ کا بیمہ

ہیڈ پوسٹ آفس راولپنڈی کے بعض نا فرض شناس ملازمین کا لینے سے انکار

بعض سرکاری ملازم محض تعصب اور کینہ کی وجہ سے اپنے فرائض منصبی کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے ہماری جماعت کے لوگوں کو جس طرح تنگ کرتے اور بلا وجہ تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال کے طور پر ذیل کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے اور جناب پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ایسے فرض ناشناس اور متعصب ملازمین کو پبلک کے ساتھ بہتر سلوک کرنے اور اپنے فرائض کو دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے کی ہدایت فرمائیں۔

جناب چودھری محمد حسین صاحب ایس ڈی او لکھتے ہیں:۔

آج ایک بیمہ مبلغ عنـــہ روپیہ کا دست چپڑاسی اعلیحضرت امیر المومنین کی خدمت میں بھیجنے کے لئے ہیڈ پوسٹ آفس راولپنڈی میں بھیجا گیا جس کا پورا پتہ یہ تھا:۔

بخدمت اقدس اعلیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

To
The Khalifatul
Masih Sani
Qadian
Distt. Gurdaspur

مگر آدھ گھنٹہ کے بعد چپڑاسی بیمہ لے کر واپس آگیا۔ اور کہا "بابو جی کہتے ہیں کہ بیمہ جن کو ملنا ہے۔ اُن کا نام لکھا جائے"۔ چپڑاسی اُردو جانتا تھا۔ میں نے اس کو خلیفۃ المسیح ثانی لکھا ہوا بتایا اور سمجھایا کہ بابو جی سے کہہ دینا کہ جو حروف انڈر لائن ہیں۔ ان کی رسید کاٹ دیں۔ اور جب کہ انگریزی میں To The Khalifatul Masih Sani لکھا ہوا ہے تو پھر انہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے مگر چپڑاسی پھر بیمہ واپس لے آیا اور ایک چٹ جس پر لکھا ہوا تھا کہ نام ضرور لکھیں۔ بھی ساتھ لے آیا۔ مجھے قدرتاً اس پر رنج و افسوس ہوا۔ اور خود آفیسر سے اجازت لے کر ڈاک خانہ گیا۔ کلرک جو رجسٹریشن پر کام کرتے تھے۔ وہ ایک سکھ نوجوان تھے میں نے چٹ ان کو دی اور دریافت کیا کہ کیا ان کی لکھی ہوئی ہے۔ الذین نے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے لیٹر دکھایا اور سمجھایا کہ اسی نام پر آپ رسید دے دیں۔ مگر آپ نے جواب دیا کہ میں تو تیار تھا۔ مگر ان کے انچارج نے جو کہ ایک مسلمان ہیں اجازت نہ دی۔ اتنے میں وہ صاحب بھی آگئے اور مجھے کہنے لگے۔ یہ ان کا نام نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا کہ نام کی ضرورت نہیں۔ اور اسی طرح یہ بیمہ جا سکتا ہے اب ایک مسلمان کی بجائے دو آگئے۔ مگر میری معقولیت دیکھ کر چپ ہو گئے۔ آخر میں نے کہہ دیا کہ اگر نہیں ہو سکتا۔ تو لفافہ مجھے دیدیں۔ میں خود پوسٹ ماسٹر صاحب سے فیصلہ کرتا ہوں۔ اس پر انہوں نے سکھ نوجوان کو اجازت دیدی۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس طرح تکلیف دینے کا کیا مطلب؟ ایک سکھ اپنی ڈیوٹی سمجھ کر کام کرنے کو تیار ہے۔ مگر ایک مسلمان غیر احمدی کو خلیفۃ المسیح ثانی کے الفاظ دیکھ کر آگ لگ جاتی ہے ہزاروں بیمے۔ رجسٹرڈ لیٹر اور منی آرڈر The Manager یا The Secretary association یا Commanding officer وغیرہ پتوں پر جاتے ہیں۔ اور ڈاکخانہ والے کوئی اعتراض نہیں کرسکتے۔ مگر خلیفۃ المسیح ثانی کے الفاظ کے متعلق اس طرح تنگ کیا جاتا ہے۔

حج کیلئے جانیوالے احمدی احباب سے درخواست

میرے والدین اس سال حج کے لئے ۷ راکتوبر کو دہلی سے کراچی کے لئے روانہ ہونگے۔ وہ بہت ہی نحیف اور کمزور ہیں۔ اُن کے لئے اکیلے سفر بہت مشکل اور کٹھن ہے۔ لہذا کسی ایسے ہمدرد شخص کی ضرورت ہے جو حج کے لئے جا رہا ہو۔ تا کراچی سے وہ اس کے ہمراہ جا سکیں جو احمدی دوست ۱۰ راکتوبر کو کراچی پہنچیں۔ وہ حاجیوں کے کیمپ میں اور حج کمیٹی کے دفتر میں دہلی کے احمدی دریافت کریں۔ نام سید انتظار حسین ہے۔

خاکسار۔ ایک احمدی

حضرت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری رضی اللہ عنہ

حضرت مولوی صاحب موصوف ۳ راگست ۱۹۴۵ء کو قادیان میں وفات پا کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

مولانا موصوف درد کمر اور گھٹنے کے درد کی وجہ سے اُٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے اور پیشاب کرتے وقت جلن ہوا کرتی تھی جو بعض اوقات بہت شدت پکڑ جاتی۔ آپ فارسی کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے ؎

سرنوشت ما بدست خود نوشت
خوشنویس است و نخواہد بد نوشت

ایسی حالت میں کہ جب آپ اٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ ہمیشہ یہ خواہش ظاہر فرماتے کہ میری جیب میں ہر وقت کچھ روپے موجود رہنے چاہئیں۔ تا کسی ضرورتمند کی ضرورت پوری کر سکوں۔ اور ایسا ہی ہوتا رہا۔

آپ خوشبو اور کپڑے کی صفائی اور کمرے میں خوشبو وغیرہ جلانے کا اور خوردنی اشیاء اور کھانے کے برتنوں وغیرہ کی پاکیزگی کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اگر کسی پھل میں ذرا سا بھی داغ لگا ہوتا یا کھانے کی چیزوں میں کوئی معمولی سا نقص دکھائی دیتا تو نہ کھاتے۔ اسلئے آپکے لئے کھانا بہت ہی احتیاط سے تیار کرایا جاتا۔ دونوں وقت باورچی خود آکر آپکے کھانے کے متعلق دریافت کرتا اور بڑے اہتمام سے کھانا لاتا۔

آپ لیٹے لیٹے بھی نماز ادا کرتے۔ دعا پر اس قدر بھروسہ تھا۔ اور اس سے اس قدر لذت حاصل کرتے تھے کہ جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب کسی خاص مجبوری کی وجہ دعا کے لئے تشریف نہ لاتے تو کئی بار دریافت فرماتے کہ آج مفتی صاحب کیوں نہیں آئے؟

حضرت مفتی صاحب ہر روز بعد نماز فجر اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ خاص کر حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری مولانا موصوف کی تیمارداری کے لئے اور دعا کے لئے تشریف لاتے اور اسی طرح بعد نماز عصر منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی بھی بلاناغہ دعا کے لئے آتے۔ مولانا موصوف ان کی صبح و شام کی دعاؤں سے بہت متاثر ہوتے۔ اور فرماتے کہ ایسی خوش نصیبی سوائے دارالامان کے اور کہاں حاصل ہو سکتی تھی۔ اسکے علاوہ اہل بیت کے بعض ممبر اور قادیان کے بعض دیگر بزرگ بھی تیمارداری اور دعا کے لئے آتے اور مولانا موصوف اس امر کی شکر گزاری خدا تعالیٰ کے حضور اکثر کرتے رہتے۔

پروفیسر عباس بن عبد القادر صاحب جو آپکے پوتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی تیمارداری ایسے اعلیٰ رنگ میں کی۔ جیسا کہ تیمارداری کا حق ہے۔ اس نوجوان نے تیمارداری میں کبھی تکان محسوس نہ کی۔ اور آخری دم تک اپنے دادا کے پاس رہنے کی توفیق پائی۔

مولانا موصوف کے ساتھ خاکسار کو بھی ایک روحانی تعلق تھا جس کی تفصیل بشارات رحمانیہ میں سے پڑھی جا سکتی ہے۔ اور اسی بنا پر احمدیت جیسی دولت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ مولانا موصوف کی زندگی کے واقعات بہت ہی عجیب و غریب ہیں۔ اگر کوئی صاحب قلم وطن مالوف سے ہمت کریں تو لکھ سکتے ہیں۔

خاکسار:۔ اقبال احمد قریشی بھاگلپوری

ضروری اعلان

امسال بفضل تعالیٰ آئندہ امتحان ایف اے (اپریل سنہ ۱۹۴۶ء) کیلئے قادیان کو سنٹر (CENTRE) بنوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لہذا جو احمدی امیدواران ایف اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہتے ہوں خواہ پورا ہو یا صرف انگریزی کا وہ اپنے نام اور پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ تعداد کا صحیح اندازہ کیا جا سکے

ایک ضروری اعلان

ان تمام احباب سے جنہوں نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ سے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کیا ہے۔ درخواست ہے کہ وہ بہت جلد اپنے موجودہ شغل اور پتہ سے مطلع فرما دیں۔ اس سلسلہ میں ایک ضروری کام در پیش ہے۔ خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیت

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۱۷۔۸۶ منکہ منور الدین چودھری ولد احسان اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع دیبوگرام ڈاکخانہ اکھاوڑہ ضلع ٹپرہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ تجارتی کاروبار کرتا ہوں جس کے ذریعہ کم سے کم ۲۵/ روپے ماہوار منافع ہو جاتا ہے میں تاز یست اپنی ماہوار کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ منور الدین چودھری موصی۔ گواہ شد احسان اللہ چودھری والد موصی۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی

ہر احمدی کی زبردست خواہش

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع۔ حضور ایدہ اللہ کے ملفوظات۔ خطبات۔ ارشادات اور تازہ رویا و کشوف والہامات بلاناغہ پہنچتے رہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران الفضل کے نام

وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں

وہ انہیں وصول فرما لیں ورنہ اخبار بند ہو جائے گا۔ اور وہ اس روحانی فائدہ سے محروم ہو جائیں گے۔ دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس سے علاوہ ہے۔

مینیجر

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجیئے

اور

اپنے زندگی کے معیار کو بلند کیجیئے

آپ کے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن تیار ہوتے ہیں۔ ٹیلر ماسٹر صاحبان براہ راست ہم سے مال منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں موسم شروع ہے مانگ کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔

سردار عطاء اللہ خان بی اے
سول پروپرائٹر دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

احمدیت یعنی حقیقی اسلام ایک عظیم الشان نعمت ہے

دنیا میں کوئی جماعت نہیں سوائے جماعت احمدیہ جس کا یہ دعویٰ ہو کہ مرنے کے بعد اس کے متبعین بفضل خدا یقیناً جنت کے وارث ہوں گے۔

ثبوت از قرآن شریف :۔ خدا تعالیٰ سورۃ توبہ آیت ۱۱۱ میں فرماتا ہے۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ؕ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان و مال خرید لیا ہے۔ اس کے بدلہ میں ان کے لئے جنت ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو ربانی مصلح مبعوث فرمایا ہے۔ اس کو الہاماً یہ بتایا ہے کہ اس جماعت کے وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورت اپنی جائیداد کا کم از کم ۱/۱۰ اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کر کے اسلامی خدمات کے لئے دیں گے اور اپنے اعلیٰ نمونہ اور جان و مال سے اسلامی خدمت بجا لائیں گے ان کے لئے یقینی جنت ہے۔ **ثبوت از حدیث شریف** :۔ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی سب کی سب جہنم میں جائیگی سوائے ایک کے اور جنتی فرقہ کی یہ علامت بتلائی ہے کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگا۔ اس طریق محمدی کی صراحت سورہ یوسف کے آخری رکوع میں بیان کی گئی ہے کہ آپ اور آپ کے اصحاب کا اصل کام تبلیغ اسلام ہے۔ اس معیار کے مطابق اس زمانہ میں تمام جہان میں اپنی جان و مال سے تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے۔ پس خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق صاف صاف ثابت ہے کہ جنتی فرقہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جو جنتی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو صاف صاف سمجھا دینے پر بھی اس کے خلاف جہنمی راہ اختیار کرتے ہیں۔ مرنے کے بعد مذکورہ بالا دو راہوں کے سوائے تیسری کوئی راہ نہیں اس ربانی سلسلہ کی صداقت کے متعلق اردو۔ انگریزی۔ گجراتی وغیرہ زبانوں میں لٹریچر بذریعہ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

با جازت امور عامہ

ضرورت رشتہ

ایک ڈاکٹر ایل۔ ایس۔ ایم سابق برسرکار نوجوان عمر تئیس سالہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نوجوان تعلیم یافتہ ہونی چاہیئے (نوٹ) پہلی بیوی موجود ہے کوئی اولاد نہیں ابھی۔ جلد خط وکتابت

م ۔ ع

معرفت مینیجر اخبار "الفضل" کی جائے۔

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت ایک صد قرص عہ پچاس قرص ۱۲؍ سنٹے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

درخواست دعاء

میں نہایت ادب سے سیدنا پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افراد خاندان نبوت اور تمام صحابہ اور صحابیات مسیح موعودؑ سے خاص طور پر اور عام احمدی احباب اور برادران سے استدعا ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ جو موقعہ ترقی میرے لئے آیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے مشکلات بہت ہیں اور دعاؤں کی اشد ضرورت ہے

خاکسار :۔ ڈاکٹر محمد زبیر بھوانی سینی ٹوریم

دلروز

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی "دلروز" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(ترجمہ از انگریزی)

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

تمام جلدی امراض کا ایک ہی علاج

گزشتہ چالیس سالہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ دلروز تمام جلدی امراض کا علاج ہے۔ دلروز کا ہر ایک علاج ورنہ جلدی دوگوں ... ہر قسم کے پھوڑے پھنسی بقامی پھوڑے۔ منقلاقی پھوڑا۔ ناسور بھگندر بدخنازیر کھچلی گلٹی داد چنبل چنڈیں مہاسہ خارش دو ڈیمں سوجن چوٹ زخم اور زہریلے جانوروں کے ڈسے ڈنکے کا بہترین اور آسان علاج ہے۔

قیمت فی شیشی۔ دو روپیہ۔ ایک روپیہ۔ آٹھ آنہ

ہر مشہور دوا فروش سے طلب کریں

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز۔ "دلروز ولا" فیروز پور روڈ۔ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۵ ر اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے مسٹر فیز بروکوے کے مکتوب کے جواب میں موخر الذکر کو فلسطین کے بارے میں نہایت محتاط رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

لاہور ۵ ر اکتوبر۔ مولانا آزاد صدر کانگرس کی طبیعت قدرے خراب ہے۔ علالت طبع کے باعث آپ نے تمام پروگرام اور مصروفیتیں منسوخ کر دی ہیں۔

لاہور ۵ ر اکتوبر۔ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے ایک ملاقات میں کہا ہے۔ کہ میں ملک خضر حیات سے پورے طور پر تعاون کرنے کو تیار ہوں۔ مگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ میری راہ میں حائل ہے۔

لنڈن ۵ ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اخبار نے اسلانی (یہودی ایجنسی کے سوتیل) کا یہ بیان شائع کیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے جلد یہودیوں کے فلسطین میں آباد ہونے کے لئے ضروری اقدام نہ کیا۔ تو یورپ کے ہزاروں یہودی فلسطین میں بزور داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے کہ یہودی فلسطین کو اپنا قومی وطن سمجھتے ہیں۔

نیویارک ۵ ر اکتوبر۔ بندرگاہ نیویارک کے مزدوروں کی ہڑتال پھیلتی جا رہی ہے۔ اس وقت تک ساٹھ ہزار مزدور کام چھوڑ چکے ہیں۔ اندیشہ ہے۔ کہ بندرگاہ میں تمام کام بند ہو جائیگا۔ ایک سو جہاز بیکار پڑے ہیں۔

واشنگٹن ۵ ر اکتوبر۔ تیل کی کمپنیوں کے ڈیڑھ لاکھ مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ تیل کی پیداوار میں ۷۵ ہزار ٹن روزانہ کی کمی ہو گئی ہے۔

جدہ ۵ ر اکتوبر۔ شاہ فاروق آج کل بحیرہ قلزم میں گشت کر رہے ہیں۔ طائف (مکہ معظمہ کے نزدیک) میں ان کے اور سلطان ابن سعود کے درمیان ملاقات کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

کینبرا ۵ ر اکتوبر۔ جاپان کے جنگی مجرموں کو آسٹریلیا لیجایا جائیگا۔ اور یہیں ان کے خلاف مقدمات چلائے جائینگے۔ حکومت ایک خاص عدالت قائم کرے گی۔

تل ابیب ۵ ر اکتوبر۔ گذشتہ رات تل ابیب کے قریب سارونا کی پولیس چوکی پر یہودیوں کی ایک جماعت نے حملہ کر دیا۔ پولیس اور یہودیوں کے درمیان کئی گھنٹے تک گولی چلتی رہی۔ دونوں اطراف کے بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے۔

نئی دہلی ۵ ر اکتوبر۔ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سر چندو لعل ترویدی سیکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا وار ڈیپارٹمنٹ کو سر ہاتھوان لوئیس کی جگہ اڑیسہ کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو ۳۱ ر مارچ ۱۹۴۶ء کو اپنے عہدہ سے ریٹائر ہوں گے۔ مسٹر ترویدی پہلے مستقل ہندوستانی گورنر ہیں۔

لنڈن ۵ ر اکتوبر۔ لیبر وزارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک عام انتخابات نہ ہو لیں۔ ہندوستان کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ گو وزارت کے کئی اجلاس ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۵ ر اکتوبر۔ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر الیوان جنکنز بر ٹرینڈ گلینسی گورنر پنجاب کے جانشین ہوں گے۔ اور سر اولف کیرو سیکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا صوبہ سرحد کے آئندہ گورنر ہوں گے۔

یروشلم ۵ ر اکتوبر۔ شام اور لبنان سے آنیوالے یہودیوں کو فلسطین میں بلا اجازت داخل ہونے سے روکنے کے لئے فلسطین کی شمالی سرحد پر عرب پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

رانچی ۵ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار میں ۱۰ ر اکتوبر کو باقی ہندوستان کے ساتھ پہلا وقت مقرر کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۵ ر اکتوبر۔ عبد الرحمٰن عزام بک جنرل سیکرٹری عرب لیگ نے یہاں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی آزادی کی حمایت کی۔ اور کہا۔ کہ فرانسیسی شام اور لبنان سے اپنی فوجیں نکال لیں۔

ہونولولو ۵ ر اکتوبر۔ دنیا کے گرد ہوائی جہاز پر چکر لگانے والے ہیکھم فیلڈ ساڑھے سات بجے یہاں پہنچا۔

طہران ۵ ر اکتوبر۔ طہران سے برطانوی فوجیں نکالنے کے سلسلہ میں ایک اہم اقدام یہ اٹھایا گیا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس نے طہران کے نزدیک ایک ہوائی اڈہ ایران کی ہوائی فوجوں کے حوالے کر دیا۔

لنڈن ۵ ر اکتوبر۔ اتحادی اقوام کے تاوان کمشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ کل لندن میں ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اتحادی اقوام کی اس کمیٹی کے ہیڈ کوارٹر امریکہ میں ہونے چاہئیں۔ ۹ ووٹ اس کے حق میں ہوئے۔ اور تین مخالف۔ امریکہ اور کینیڈا غیر جانبدار رہے۔

لاہور ۵ ر اکتوبر۔ سونا -/۷۵ روپے۔ چاندی -/۱۳۱ روپے پونڈ -/۵۱

امرت سر ۵ ر اکتوبر۔ سونا -/۷۷ روپے چاندی -/۱۳۱ روپے۔ پونڈ -/۵۱ روپے۔

ٹوکیو ۵ ر اکتوبر۔ جاپان کی موجودہ کیبنٹ نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ آج تین گھنٹے تک کیبنٹ کا اجلاس ہوتا رہا۔ اس کے بعد وزیر اعظم ہیگاشی کونی نے استعفےٰ پیش کر دیا۔ جسے شہنشاہ جاپان نے بغیر کچھ کہے سُنے منظور کر لیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب شہنشاہ شیڈے ہارا کو بلا کر نئی کیبنٹ بنانے کو کہیں گے۔ اگر اس نے مان لیا۔ تو جاپان کی حکومت بالکل لبرل ہو جائیگی۔ شیڈے ہارا ۱۹۳۱ء میں منچوریا میں جاپان کی طرف سے فارن منسٹر تھا۔ اور بہت آزاد خیال ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جنرل میکارتھر نے حکم دیا تھا کہ کیبنٹ سے ہوم منسٹر کو الگ کر دیا جائے۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ اسی حکم کے نتیجہ میں کیبنٹ مستعفی ہو گئی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے۔ کہ جاپان کے اخبارات نے موجودہ کیبنٹ پر کڑی نکتہ چینی شروع کر دی تھی۔ کہ وہ جاپان پر کنٹرول رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

ہونائی ۵ ر اکتوبر۔ شمالی ہند چینی میں ونامٹ ایڈمنسٹریشن اور پبلک کے نمائندوں میں صلح کی امید اور بھی کم ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۵ ر اکتوبر۔ آج مسٹر اگشیر دلال نے صنعتی کمیٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے پانچ تجاویز پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے گی۔ (۱) ملک میں جہاز بنانے کے بڑے بڑے کارخانے کھولے جائیں۔ (۲) ایسے کارخانے بنائے جائیں۔ جو صرف ایر اور نیول ضروریات بہم پہنچائیں۔ (۳) ایک ایسی کارپوریشن بنائی جائے۔ جو بڑے سے بڑے کارخانہ داروں کی مالی امداد کرے۔ (۴) نہایت اعلیٰ قسم کی بڑی بڑی مشینیں منگائی جائیں۔ (۵) ایک ایسا بورڈ بنایا جائے۔ جو یہ سوچے کہ اس وقت زمانہ جنگ کی کون کونسی مصنوعات ملک میں تیار کی جا سکتی ہیں۔

آخر میں مسٹر اگشیر دلال نے کہا۔ کہ بڑی بڑی مشینیں حاصل کرنے کے لئے ۶۵۱ درخواستیں منظور کر لی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۵ ر اکتوبر۔ بیگم شاہ نواز نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے انفارمیشن اور براڈ کاسٹنگ ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں کی انچارج تھیں۔ اب وہ ملکی سیاسیات میں حصہ لینگی۔

کراچی ۵ ر اکتوبر۔ سندھ گورنمنٹ نے لیجسلیٹو اسمبلی کی نامزدگی کے لئے ۲۹ ر اکتوبر تاریخ مقرر کی ہے۔ ۳۱ ر دسمبر کو پولنگ ہوگا۔

واشنگٹن ۵ ر اکتوبر۔ برطانیہ کو قرضہ دینے کے سلسلے میں حکومت نے امریکی عوام کی آراء طلب کی تھیں۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ساٹھ فی صدی امریکنوں نے قرضہ دینے کے خلاف اور ۲۷ فی صدی نے حق میں رائے دی ہے۔ ۱۳ فی صدی امریکی غیر جانبدار رہے ہیں۔ اس مخالفت سے برطانیہ میں زبردست تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

روم ۵ ر اکتوبر۔ اٹلی کے وزیر خارجہ مشاورتی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد واپس آ رہے تھے۔ کہ رستہ میں آپ پر گولی چلائی گئی۔ مگر آپ بچ گئے۔

بیت المقدس ۵ ر اکتوبر۔ ہائی کمشنر فلسطین نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام یہودی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ تمام سرکاری عمارات پر جنوبی افریقہ کی فوج کو متعین کر دیا گیا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۵ ر اکتوبر۔ جنرل ٹوجو اب تندرست ہو گئے ہیں۔ اور انہیں یوکوہاما کے ایک تہ خانہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ٹوجو وزارت کے وزیر خارجہ ٹوگو بھی اسی تہ خانہ میں نظر بند ہیں۔ اس تہ خانہ میں امریکی سپاہیوں کا زبردست پہرہ